بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

پیر، 22 رمضان، 1440ھ | 27/05/2019 | نمبر: 1440/61

پریس ریلیز

خلافت غریبوں پر ظالمانہ ٹیکس لگائے بغیر محصولات کے حصول کو یقینی بنائے گی

آئی ایم ایف سے طے کردہ معاہدے کے مطابق حکومت کی معاشی ٹیم نے مالیاتی سال 20-2019 کے بجٹ کے لئے ٹیکس تجاویز پیش کیں۔ یہ تجاویز 26 مئی 2019 کو پیش کی گئیں اور اس سے ایک دن قبل 25 مئی 2019 کو حکومت نے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ ٹیکس جمع کرنے کا ہدف 5550 ارب روپے مقرر کرنے جا رہی ہے جو کہ موجودہ مالی سال کے نظرثانی شدہ ہدف سے 35.4 فیصد زیادہ ہوگا۔ ٹیکسوں میں یہ 35 فیصد اضافہ موجودہ صورتحال کو خراب سے خراب تر کر دے گا جبکہ موجودہ ٹیکسوں نے پہلے ہی عوام کی کمر توڑ رکھی ہے، پیداواری لاگت بہت زیادہ ہوچکی ہے اور لوگوں کے لیے خوراک، کپڑوں اور ادویات جیسی بنیادی وضروری اشیاء کی خریداری کی صلاحیت مفلوج ہوگئی ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو! اب وقت آچکا ہے کہ آئی ایم ایف کے تجویز کردہ ناکام نسخوں کو چھوڑ کسی اور طرف دیکھا جائے کیونکہ ان نسخوں نے ہماری معیشت کو برباد کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی امت کو موجودہ معاشی صورتحال سے نکلنے کے لیے عظیم دینِ اسلام کے سوا کہیں اور سے دوا حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے جسے نبوت کے طریقے پر قائم خلافت نے نافذ کیا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ

"ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے امیروں کے درمیان ہی گردش کرتی نہ رہے" (الحشر: 7)۔

اسلام کا محصولات کا نظام منفرد طریقے سے چند ہاتھوں میں دولت کے ارتکاز کو روکتا ہے اور غریب اور ضرورت مند پر بوجھ ڈالے بغیر دولت کی گردش کو یقینی بناتا ہے۔ غریبوں اور ضرورت مندوں پر جنرل سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس جیسے ظالمانہ ٹیکسوں کا بوجھ ڈالے بغیر خلافت اُن افراد سے محصولات جمع کرے گی جو معاشی لحاظ سے مستحکم ہیں، اور جن کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ وہ پراپرٹی اور تجارتی سامان خرید سکیں، پس اسلام میں زرعی زمین کے مالک سے خراج اور تجارتی سامان کے مالک سے زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے۔ بجلی کے صارفین کی جیب سے ہر سال سینکڑوں ارب روپے نکلوانے کی بجائے کہ جس کے ذریعے بجلی کے کارخانوں کے نجی مالکان کے بھاری منافع کو یقینی بنایا جاتا ہے، خلافت توانائی اور معدنی وسائل کو عوامی ملکیت قرار دے گی جس کے نتیجے میں خلافت کے پاس عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں پر خرچ کرنے کے لیے کثیر رقم میسر ہوگی۔ قرضوں پر سود کی ادائیگی کے لیے سالانہ 1500 ارب روپے خرچ کرنے کی بجائے خلافت سودی قرضوں کے مالیاتی ماڈل کو یکسر مسترد کرکے اس مسلسل رِستے ہوئے ناسور کا ہی خاتمہ کر دے گی۔ خلافت کمپنی ڈھانچے سے متعلق اسلام کے احکامات نافذ کرے گی جس کی وجہ سے معیشت کے ان شعبوں میں نجی شعبے کا کردار محدود ہو جائے گا جہاں بہت زیادہ سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے جیسا کہ ٹیلی مواصلات، بھاری صنعتیں، تعمیرات، ٹرانسپورٹ وغیرہ جس کی نتیجے میں ریاست کو ان شعبوں میں کلیدی کردار حاصل ہوگا اور وہ ان شعبوں سے کثیر محصولات جمع کر سکے گی۔ خلافت سیاسی وفوجی قیادت میں موجود مشرف، کیانی، نواز اور زرداری جیسے کرپٹ افراد پر اسلام کے اصول کو لاگو کرتے ہوئے ان کی جمع کردہ اربوں روپے کی دولت فوراً قبضے میں لے گی اور عدالتی کاروائی کے طویل ڈرامے کا خاتمہ کردے گی۔ اور ان تمام اقدامات کے بعد بھی اگر بیت المال پر عائد ہونے والی فرض ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے مال کی ضرورت ہوگی تو پھر خلافت مالی استطاعت رکھنے والے مسلمانوں کی اُس دولت پر ہنگامی ٹیکس عائد کرے گی جو ان کی ضروریات اور ان کے معیار زندگی کو برقرار رکھنے کے بعد زائد ہو۔ جن کے پاس اپنے ضروریات کو پورا کرنے کے بعد کوئی دولت نہیں بچے گی ان سے کچھ نہیں لیا جائے گا۔ لہٰذا اے مسلمانو، کیا نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے ذریعے حقیقی تبدیلی کا وقت آ نہیں گیا؟ کیا وقت نہیں آگیا کہ مسلمان دنیا و آخرت میں کامیابی کے حصول کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کے قیام کی جدوجہد کریں؟

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس